سوال

(7) فتویٰ لاثانی برعدم ظلم ربانی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بخدمت شریف علما اہل حدیث زاد مجدکم۔ السلام علیکم۔

نہایت ادب کے ساتھ التماس ہے کہ مسئلہ ذیل کا جواب بہت جلد عنایت فرمادیں:

ایک مولوی صاحب نے بیان کیا کہ ''خداوند تعالی مجرموں کو سزا نہ دے اور نیکوں کو جنت نہ دے تو ظالم ہے''۔ کیا یہ عقیدہ ازروئے قرآن شریف وحدیث، صحیح ہے یا غلط؟ کیا مولوی صاحب مذکور کو اس عقیدہ سے رجوع کرنا چاہیے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ لوگوں کو زیادہ طول دینا بالکل غیر مفید ہے۔ آپ لوگ شرح صحیح مسلم للنووی جلد ۲ ص ۳۷۶ ملاحظہ فرمائیں۔

شرح صحیح مسلم کی عبارت یہ ہے:

''باب لن یدخل الجنة أحد بعمله: ومذهب أهل السنة أیضاً أن اللہ تعالی لایجب علیه شيء، تعالی اللہ، بل العالم ملکه، والدنیا والآخرة في سلطانه، یفعل فیهما مایشاء، فلو عذب المطیعین والصالحین أجمعین، وأدخلهم النار کان عدلا منه، وإذا أکرمهم ونعمهم وأدخلهم الجنة فهو فضل منه، ولو نعم الکافرین وأدخلهم الجنة کان له ذلک۔'' (شرح صحیح مسلم للنووی، ۱ ۱۶۰)

''اہل سنت کا مذہب ہے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی چیز واجب نہیں، اللہ اس سے بلند ہیں۔ بلکہ تمام عالم اس کی ملک ہے اور دنیا اور آخرت اس کے قبضے میں ہے۔ ان میں وہ جو چاہے سو کرے۔ پس اگر اطاعت گزاروں اور نیکوں سب کو عذاب کرے اور ان کو جہنم میں ڈال دے، تو یہ بھی اس کا عدل ہے۔ اگر وہ انھیں عزت دے اور ان کو نعمتوں میں داخل کرے تو یہ اس کا فضل ہے اور اگر کافروں کو نعمتیں دے اور ان کو جنت میں داخل کرے تو یہ بھی اس کو اختیار ہے۔''

اور جلد اول کتاب منہاج السنة (ص: ۱۲۹) میں ہے:

''والمحقق أنه إذا قدر أن اللہ تعالی فعل ذلک فلا یفعله إلا بحق لا یفعله وهو ظالم'' (منهاج السنة للإمام ابن تیمیة ۴ ۳۶۱)

''حق بات یہ ہے کہ اگر یہ بات فرض کی جائے کہ خدا ایسا کرے گا، یعنی مجرموں کو معاف اور نیکوں کو سزا دے، تو ضرور ہے کہ وہ ناحق اور ظلم سے نہ کرے گا۔''

اور عون المعبود جلد ۴ صفحہ ۳۶۱ کی عبارت یہ ہے :

''لأنہ مالک الجمیع فلہ أن یتصرف کیف شاء ولا ظلم أصلا'' (عون المعبود شرح سنن أبی داود للمحدث العظیم آبادی ۴ ۳۶۱)

''یعنی وہ سب کا مالک ہے اور اسے اختیار ہے، جس طرح چاہے تصرف کرے۔ یہ سرے سے کوئی ظلم نہیں ہے۔''

آپس میں اختلاف کو دور کریں اور پوری طرح تدبر و غور کریں گے تو آپس میں اتفاق و اتحاد ہو جائے گا۔ یعنی خدا جس طرح چاہے، تصرف کرے۔ وہ مالک علی الاطلاق ہے۔ اس کے کسی کام میں ظلم نہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ مقالات، وفتاویٰ

صفحہ نمبر 88

محدث فتویٰ